حصہ میں آیا ہو۔
مرحوم علامہ زاہد الکوثری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے۔ آپ شیخ ابوالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی کثرت مطالعہ کی صفت کی وجہ سے "دودالکتب" کہا کرتے تھے۔ شیخ ناصر الدین البانی کے ساتھ آپ کے اکثر تحریری مناظرے ہوئے ہیں۔ برصغیر کے علماء میں سب سے زیادہ مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے مداح تھے۔ آپ نے مولانا مرحوم کی مشہور تالیف "الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل" کی دو جلدوں میں تحقیق فرمائی ہے۔ اسکے علاوہ ان کی کتاب "الاجوبۃ الفاضلہ" پر تعلیقات بھی آپ نے کی ہیں۔ یعنی "التعلیقات الحافلہ" (۱) مولانا شاہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی کتاب التصریح بما تواتر فی نزول المسیح پر مفید حواشی بھی تحریر فرمائی ہیں۔
مرحوم نے اپنی ساری زندگی انتہائی تکالیف میں گزاری۔ لیکن اس کے باوجود بھی اپنا علمی و تحقیقی مشغلہ نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے۔ (آمین)

مغربی سائنسدانوں کے ہاتھوں انسانیت موت کے دروازے پر

ہمیشہ کی طرح مغرب اور یورپین سائنسدانوں نے پھر انسانیت کو اپنی تحقیقیات و تجربات، موشگافیوں اور سائنسی تیشے سے مشق ستم بنانے کی کوشش کی ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کے سائنسی ترقیوں نے انسانوں کو فائدے کے بجائے نقصان زیادہ دیا ہے۔ اور آج انسانیت اور دنیا انہی کے ہاتھوں زخم زخم ہے۔ کہیں ایٹم بم کے اثرات اور اسکے تجربات اور کہیں بارود اور کیمیاوی ہتھیاروں کے ذریعے انسان پریشاں حال ہے۔ اس بار مغربی سائنسدانوں نے حد کردی ہے کہ خود اپنے ہی ہاتھوں پورے انسانیت کو ذبح کرنے لگے ہیں۔ کائنات کے رموز واسرار کو تو چھوڑئے بلکہ اس کے ظاہری خدوخال کو بھی اس عرصہ دراز میں یہ لوگ نہ سمجھ سکے، اور نہ ہی دریافت کرسکے، اور نہ ہی مہلک بیماریوں کا کوئی علاج ڈھونڈ سکے۔ جوں جوں ان کی تحقیقات آگے بڑھتی جارہی ہیں انکی اپنی پریشانیوں میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے-----

ڈور کو سلجھارہا ہے اور سرا ملتا نہیں

اور باوجود اربوں کھربوں ڈالر خرچ کرنے کے نتیجہ آج بھی صفر ہے۔ اور یہ وہیں پر کھڑے ہیں جہاں سے چلے تھے۔

جس قدر تسخیر خورشید و قمر ہوتی گئی زندگی تاریک سے تاریک تر ہوتی گئی

بقیہ ص ۶۳

(۱)۔ دارالعلوم حقانیہ کے بانی و مہتمم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ علیہ اور مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ قریبی تعلق رہا اور کئی بار دارالعلوم حقانیہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا تھا ایک بار دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تو دارالعلوم، حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور طلباء کے بارے میں اپنے تاثرات یوں قلمبند فرمائیں۔
* اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پاکستان کی زیارت کا احسان فرمایا۔ میرے اس سفر کا بڑا مقصد دینی اداروں اور علماء سے ملنا تھا۔ تاکہ ان کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کروں۔ ان کی محبت سے دل کی پیاس بجھاؤں۔ اور اللہ نے اس نعمت کی تکمیل فرمائی اور مجھے اس مدرسہ کی زیارت کا موقعہ بہم پہنچایا۔ جسکی سرپرستی اور انتظام الشیخ الجلیل مولانا عبدالحق سلمہ فرمارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاکیزہ ارادوں اور ربانی مقاصد کی تکمیل فرمائے۔ مدرسہ کے طلبہ کے شرعی وضع قطع اور مدرسہ کے بہترین فطری نظام اور نورانی اساتذہ کی شفقت اور انہماک نے خصوصیت سے متاثر کیا۔